حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام خطوط

اہل تشیع کے علامہ متبحر ابن میثم شرح نہج البلاغۃ میں حضرت سیدنا امیرالمومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں جو بصورت کتاب حضرت معاویہ کی طرف ارسال فرمایا اور جس کو جامع نہج البلاغۃ نے بمقتضائے صداقت و دیانت قطع و برید اور تحریف سے خالی نہیں چھوڑا۔ ابن میثم وہ تمام ارشاد نقل مطابق اصل کرتے ہیں۔ جن کو جامع نہج البلاغۃ (رضی) نے قطع و برید کر دیا اور بعض کتاب سے ایمان اور بعض کے ساتھ کفر کی یاد تازہ کی۔

وذکرت ان اجتبٰی لہ من المسلمین اعوانا ایدھم بہٖ فکانوا فی منازلھم عندہٗ علٰی قدر فضائلھم فی الاسلام وکان افضلھم فی الاسلام کما زعمت وانصحھم للہ ولرسولہٖ الخلیفۃ الصدیق وخلیفۃ الخلیفۃ الفاروق ولعمری ان مکانھما فی الاسلام لعظیم وان المصائب بھما لجرح فی السلام شدید یرحمھما اللہ وجزاھم اللہ باحسن ماعملاo

یعنی اے معاویہ تم یہ بیان کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معاون و مددگار مسلمانوں سے منتخب فرمائے اور ان کو حضور کے ساتھ تائید بخشی تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنے مرتبوں میں وہی قدر رکھتے ہیں۔ جس قدر کہ اسلام میں ان کے فضائل ہیں۔ اور ان سب سے اسلام میں افضل اور سب سے اللہ اور اس کے رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا سچا خیر خواہ خلیفہ فاروق (عمر) ہیں۔ جیسا کہ تو خود تو تسلیم کرتا ہے اور مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے کہ ان دونوں (خلیفوں) کا رتبہ اسلام میں بہت بڑا ہے اور ان دونوں کی وفات اسلام کے لئے ایک شدید زخم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت فرمائے اور ان کو اچھے اعمال کی جزا بخشے۔ (ابن میثم شرح نہج البلاغۃ مطبوعہ ایران صفحہ ۴۸۸، سطر ۵)

حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اور ارشاد گرامی جو اپنے زمانہ خلافت میں آپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف مکتوب گرامی میں تصریح فرماتے ہیں۔

انہٗ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکروعمر وعثمان علٰی ما بایعوھم علیہ فلم یکن للشاھد ان یختار ولا للغائب ان یرد وانما الشورٰی للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علٰی رجل وسموہ اماما کان ذٰلک للہ رضی فان خرج من امرھم خارج بطعن او بدعۃ ردوہ الٰی ماخرج منہ فان ابٰی قاتلوہٗ علٰی اتباعہٖ غیر سبیل المومنین وولاہٗ ماتولی الخ (نہج البلاغۃ کتاب)۔

یعنی میرے ساتھ انہی لوگوں نے بیعت کی ہے جن لوگوں نے ابوبکر (صدیق) اور عمر (فاروق) اور (سیدنا) عثمان کے ساتھ بیعت کی تھی۔ پس کسی حاضر کو یہ حق نہیں کہ میرے بغیر کسی دوسرے شخص کو خلیفہ بنائے اور نہ ہی کسی غائب کو یہ حق پہنچتا ہے کہ (ایسی خلافت) رد کرے اور مشورہ دینے کا حق بھی صرف مہاجرین اور انصار ہی کو ہے پس جس آدمی پر ان کا اتفاق اور اجماع ہو جائے اور اس کو امام و امیر کے نام سے موسوم کرلیں تو انہی کا اجماع اور امیر بنانا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا سے ہوتا ہے پس جو شخص بھی ان

کے اجماعی فیصلہ پر طعن کرتے ہوئے یا کوئی نیا راستہ اختیار کرتے ہوئے اس سے الگ ہونا چاہیے تو اس کو اسی اجماعی فیصلے کی طرف لوٹانے کی کوشش کرو۔ اور اگر واپس آنے سے انکار کرے تو اس کے خلاف اس بنا پر جنگ کرو۔ کہ اس نے مسلمانوں کے راستہ کے بغیر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرلیا ہے اور جس طرف اس کا منہ پھرا ہے اسی طرف اللہ نے اس کو جانے دیا ہے۔ (یعنی یہ نہ سمجھو کہ وہ کسی صحیح نظریہ کے تحت مسلمانوں سے الگ ہوا ہے)۔

اور ناسخ التواریخ جلد۳ حصہ۲ کی عبارت بھی ملاحظہ کریں:۔

خطبہ امیر المومنین علیہ السلام انکم بایعتمونی علٰی ما بویع علیہ من کان قبلٰی وانما الخیار للناس قبل ان یبایعوا فاذا بایعوا فلاخیار لھم الخ۔

یعنی تم لوگوں نے میرے ہاتھ پر اسی بنا پر بیعت کی ہے جس بنا پر مجھ سے پہلے خلفاء کے ساتھ بیعت کی گئی تھی۔ اور جز ایں نیست کہ (یقیناً) لوگوں کو کوئی خلیفہ منتخب کرنے کا اختیار بیعت کرنے سے پہلے ہوتا ہے۔ پس جب وہ بیعت کر چکے تو پھر ان کو کوئی اختیار باقی نہیں کہ وہ کوئی دوسرا راہ اختیار کریں۔

ان ارشادات گرامی پر کسی قسم کا تبصرہ اور اس کی تفسیر لکھنے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ خلافت کا انعقاد اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی احقیت خلافت اور مدلل طور پر اس کا ثبوت اور مہاجرین وانصار کے متفقہ فیصلے سے خلفائے راشدین کی خلافت کا ثابت ہونا۔ اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنی خلافت کی احقیت پر خلفائے سابقین کی احقیت خلافت کو بطور دلیل پیش کرنا اور مہاجرین وانصار جس شخص کو امام وامیر بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضاء کے مطابق اس کا امام اور امیر ہونا اور حضرت علی المرتضٰی کا یہ حکم دینا کہ جو ایسے امیر کی خلافت سے انکار کرے وہ واجب القتل ہے۔ یہ سب تصریحات اظہر من الشمس ہیں۔ اب ان تصریحات اور واضح اشارات کو غلط اور غیر ناشی عن دلیل احتمال اور نامعقول توجیہوں کے ساتھ بگاڑنے کی کوشش نہ فرمائی جائے ورنہ حسب تصریح صاحب کشف الغمہ حق سے روگردانی ہی ہوگی۔ اور آفتاب کو مکڑی کے جالے سے روپوش کرنے کی مثال زندہ ہوگی۔